



## سوال

(341) عورت کے لئے جائز کام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے ایسا جائز میدان عمل کون سا ہے جس میں وہ اپنی دینی تعلیمات کی مخالفت کے بغیر کام کر سکے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کا میدان عمل وہ ہے جو صرف عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو، مثلاً تعلیم البنات کا شعبہ، اس کا یہ عمل فنی ہو یا اداری۔ اسی طرح وہ گھر میں کام کاج کر سکتی ہے، مثلاً خواتین کے کپڑے سینا وغیرہ وغیرہ۔ باقی رہا عورت کا ایسے شعبوں میں کام کرنا جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں تو اس کا وہاں کام کرنا جائز نہیں ہے، اس سے مرد وزن کا باہم اختلاط ہوتا ہے جو کہ بہت بڑا فتنہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ما تَرَکْتُ بَعْدِي فَفْتَنَةٌ أَوْ زَجَالٌ مِنَ النِّسَاءِ، فَإِنَّ أَوَّلَ فَتْنَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي النِّسَاءِ) (متفق علیہ، مسلم و کتاب الذکر والدعاء، باب 26)

”میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ بنی اسرائیل کا فتنہ عورتوں کی وجہ سے تھا۔“

ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو ہر حالت میں فتنہ کے اسباب اور اس کے مقامات سے بچائے۔۔۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین۔۔۔

حُذَامَا عِنْدِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 357

محدث فتویٰ